دینی، اخلاقی اور معاشرتی اقدار کا علمبردار

اکتوبر 2011ء

ماہنامہ

فہمِ دین

جلد نمبر 1، شمارہ نمبر 2

جوڑو اور حکومت کرو

ترقی کا راستہ

گھڑی کی حکومت

مادیت کا سیلاب

حج کے بارے میں کچھ گزارشات

مایوسیوں سے کامیابیوں تک

جنت مکیں

محمد ابوبکر صدیق

ان الذین آمنوا ثم اتقوا وآمنوا ثم اتقوا واحسنو ان اللہ یحب المحسنین کا مصداق.... لکل نبی رفیق ورفیقی فی الجنۃ عثمان کا پروانہ یافتہ....عشرہ مبشرہ میں سے تیسرا....شمعِ حق کا پروانہ اور شرم وحیا کا وہ پیکر جسے دنیا دامادِ رسول ﷺ، ذوالنورین، خلیفۂ ثالث اور سیدنا عثمان بن عفان (رضی اللہ عنہ وارضاہ) کے مبارک ناموں سے یاد کرتی ہے....وہ شرم وحیاء کا پیکر تو تھا ہی کہ فرشتے بھی اس سے حیاء کرتے تھے....بھی تو اسے بارگاہِ رسالت سے اصدقھم حیاءً عثمان کا زندہ وتابندہ لقب ملا تھا جو آج چودہ صدیاں گزرنے کے بعد بھی خطیب کے خطبہ کی رونق ہے....وہ صرف شرم وحیاء کا پیکر ہی نہیں تھا بلکہ اس میں تو صدق ووفا کی وہ لازوال صفات بھی کامل واکمل طریقے سے موجود تھیں جن کے باعث ابتداءِ اسلام میں اسے طرح طرح کی تکالیف برداشت کرنی پڑی تھیں....ابتداءً جب وہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعوت پر مسلمان ہوئے تو کفارِ قریش نے انہیں بہت ستایا....ایک مرتبہ ان کے چچا حکم بن عاص نے انہیں رسیوں میں جکڑ کر اسلام چھوڑنے پر مجبور کیا تھا، لیکن ان کے اندر سمائے صدق ووفا اور ایفاءِ عہد اس قدر راسخ اور پختہ ہو چکے تھے کہ سب کچھ گوارا تھا لیکن اسلام ترک کرنا گوارا نہ تھا۔

ان کی شخصیت کے دائرے میں شجاعت بھی شامل ہے جبھی تو بعدِ ہجرت تمام غزوات میں شریک رہے تھے....پھر ان کی شخصیت شرم وحیاء، صدق وفا، ایفائے عہد اور شجاعت کا مجموعہ ہی نہیں تھی بلکہ ان کے کاندھے پر کاتبِ وحی ہونے کا ستارۂ اعزاز بھی ٹانکا گیا تھا....اس پر مستزاد یہ کہ صائم الدھر تھے، ایام ممنوعہ کے سوا کبھی روزہ نہ چھوڑتے ....طبیعت اگرچہ آسودگی کی طرف مائل تھی لیکن عجز وانکسار کہیں زیادہ غالب تھے....دوپہر کو جب قیلولہ فرما کر اٹھتے تو جسم پر کنکریوں کے واضح نشانات موجود ہوتے تھے....بردباری اور حلم میں تو اپنی مثال آپ تھے....جب وہ عدل وانصاف اوڑھ کر پھرتے تو ان کے سوا کوئی دوسرا نظر نہ آتا....ایک مرتبہ ایک غلام کا کان مروڑ دیا، بعد میں خیال آیا کہ میں نے زیادتی کر دی تو فوراً غلام کو بلا کر کہا کہ تو بھی میرا کان مروڑ لے تاکہ ادلے کا بدلہ ہو جائے، اس نے مروڑا تو آپ نے فرمایا کہ زور سے مروڑ کیوں کہ میں نے بھی زور سے مروڑا تھا....

اوصافِ محمودہ میں ایک غالب وصف جود وسخا کا تھا، ہر جمعہ ایک غلام آزاد کرتے....جیش العسرۃ (غزوۂ تبوک) میں لشکرِ اسلام کے لیے ایک ہزار اشرفیاں دے کر ماضر عثمان ما عمل بعد الیوم کا پروانہ حاصل کیا تھا....ایک مرتبہ حضور ﷺ نے بمع اہلِ بیت چار دن فاقے کی حالت میں گزارے اور ضعف ظاہر ہونے لگا....آپ کو خبر ہوئی تو آٹا، گندم اور چھوہاروں کے کئی کئی بورے بھجوائے۔ پھر ایک بکری کا گوشت اور کچھ رقم نقد بھجوائی۔ پھر سوچا کہ تیاری میں بہت دیر لگے گی اور آپ ﷺ کو کچھ دیر اور انتظار کرنا پڑے گا چنانچہ بہت سی روٹیاں اور بھنا ہوا گوشت بھی بھجوایا....اس موقع پر نبی ﷺ نے انہیں ڈھیروں دعاؤں سے نوازا۔

اسلامی فتوحات کا پیش خیمہ صلح حدیبیہ جسے قرآن نے فتح مبین کہا ہے، اس موقع پر آپؓ مسلمانوں کی طرف سے قاصد بن کر مکہ مکرمہ گئے، نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خبر ملی کہ آپ شہید کر دیے گئے تو آپ ﷺ نے ببول کے درخت تلے تمام صحابہ سے بیعت علی الجہاد لی جسے بیعتِ رضوان کہا جاتا ہے، جب صحابہ بیعت کر رہے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ایک ہاتھ حضرت عثمانؓ کے ہاتھ کے قائم مقام بنا کر ان کی طرف سے بیعت کی....اس شہرۂ آفاق بیعت میں سب سے زیادہ فضیلت والی بیعت آپ ہی کی تھی کیوں کہ آپ نے رسول کے ہاتھ سے رسول کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ پھر آپ کی وفا دیکھئے کہ مدینہ منورہ سے جس مقصودِ مسعود کے لیے سفر کیا تھا وہ کفار کی اجازت سے پورا ہو رہا تھا لیکن آپ نے یہ گوارا نہ کیا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تو اس سعادت سے محروم رہیں اور عثمان اسے حاصل کر لے....پھر یہ بھی احترام کا کتنا اعلیٰ درجہ ہے کہ وہ ہاتھ کہ حضور ﷺ نے اس کے قائم مقام اپنا ہاتھ قرار دیا تھا، ساری زندگی شرم گاہ سے مس نہیں کیا....ان کی کس کس خوبی کا ذکر کیا جائے....وہ تو بیک وقت بہت سی خوبیوں کے حامل تھے....

آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں فرمایا تھا کہ اللہ تمہیں خلافت کا لباس پہنائیں گے تم اسے ہرگز نہ اتارنا، اگر تم نے اتار دیا تو تمہیں جنت کی خوشبو بھی حاصل نہ ہوگی....چنانچہ خلافت کے بارہویں سال جب باغیوں نے آپ کے گھر کا محاصرہ کر لیا تو آپ کے سامنے دو مطالبے رکھے کہ یا تو خلافت سے دست بردار ہو جائیں یا مروان کو ہمارے حوالے کر دیں، آپ نے ان میں سے کوئی ایک بھی تسلیم نہ کیا، نہ تو خلافت سے دست بردار ہوئے کیونکہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حکم سامنے تھا اور نہ ہی مروان کو ان کے سپرد کیا کیوں کہ اس صورت میں باغی اسے قتل کر دیتے آپ نے پسند نہ کیا کہ ان کی اجازت کے بسبب کوئی بے گناہ قتل ہو۔ اسی بات کے غصے میں باغیوں نے محاصرہ سخت کر دیا خوراک رسانی کے تمام راستے مسدود کر دیے، محاصرے کے چالیس دنوں میں صرف ایک مرتبہ بمشکل پانی اندر پہنچا، ۱۸ ذی الحجہ کو جب آپ روزے سے تھے اور قرآن پاک کی تلاوت کر رہے تھے، باغی گھر کی پچھلی دیوار پھلانگ کر اندر داخل ہو گئے اور حملہ کر کے آپ کو شہید کر دیا اور چپ چاپ گھر سے نکل گئے۔ اس کے بعد حضرت نائلہؓ، جن کی انگلیاں آپ کو بچاتے ہوئے کٹ گئی تھیں انہوں نے چھت پر چڑھ کر لوگوں کو آپ کی شہادت کی خبر دی....آپ عالمِ ناپائیدار کی قید سے آزاد ہو کر ہمیشہ کے لیے خلد کے مکیں ہو گئے۔

تو بوڑھوں کی تعظیم کر، اللہ تعالیٰ نوجوانوں کو توفیق دے گا کہ تیری تعظیم کریں، جبکہ تو بوڑھا ہوگا۔ (ارشاد نبوی ﷺ)